مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، عقیقہ کے بارے میں چند سوالات کا جواب چاہئے 1۔ بچے کی پیدائش کے کتنے روز بعد کرنا چاہئے یعنی سنت یا افضل عمل کتنے دن کے اندر ہے؟2۔ کیا لڑکے کے ۲ بکرے اور لڑکی کا ایک بکرا کرنا ہوتا ہے؟ 3۔ کیا بکری بھی کر سکتے ہیں؟ 4. کیا عقیقہ کا جانور زندہ خرید کر ذبح کروانا چاہئے اور جہاں خریدیں، وہیں ذبح کروائیں یا گھر لا کر کریں؟ 5۔ عقیقہ کا کھانا پکوا کے کھلانا چاہئے یا گوشت بانٹ بھی سکتے ہیں؟ اگر بانٹ سکتے ہیں تو کن کو دے سکتے ہیں؟ اگر پکا کے کھلانا ہے تو کن کو کھلانا چاہئے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا و مصليا و مسلما

(1) بچے کی پیدائش کے ساتویں روز صاحبِ استطاعت شخص کے لیے بطور عقیقہ بکرا یا بکری ذبح کرنا مسنون ہے، فرض یا واجب نہیں ہے۔

اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں (۱۴) دن، ورنہ اکیسویں (۲۱) دن کرے، اس کے بعد عقیقہ کرنا مباح ہے، تاہم جب بھی عقیقہ کرے، بہتر یہ ہے کہ پیدائش کے دن کے حساب سے ساتویں دن کی رعایت کرے۔

(2) لڑکے کے عقیقہ میں صاحبِ استطاعت شخص کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کرنا مسنون ہے، البتہ اگر لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے ذبح کرنے کی گنجائش نہ ہو، تو ایک بکرا ذبح کرنا بھی کافی ہو گا۔

(3) لڑکی اور لڑکے کے عقیقے میں جانور کے نر اور مادہ ہونے کا فرق نہیں ہے، لڑکے کے عقیقے میں بکری اور لڑکی کے عقیقے میں بکرا ذبح کیا جا سکتا ہے۔

(4) جانور خرید کر جہاں مناسب اور سہولت ہو، وہاں ذبح کر سکتے ہیں۔

(5) عقیقہ کا گوشت کا قربانی کے گوشت کی طرح حکم ہے، خود بھی کھا سکتے ہیں، دوسروں کو بھی کھلا سکتے ہیں، کچا بھی تقسیم کر سکتے ہیں اور پکا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

١. كما في سنن النسائي:

عن أم كرز قالت: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية أسأله عن لحوم الهدي، فسمعته يقول: «على الغلام شاتان، وعلى الجارية شاة، لا يضركم ذكرانا كن أم إناثا»(ج: ٧، ص: ١٦٥، ط: مكتب المطبوعات الاسلامية)

٢. وفي مصنف عبد الرزاق:

عن ابن عيينة قال: سمعت عطاء يقول: «يعق عنه يوم سابعه، فإن أخطأهم، فأحب إلي أن يؤخروه إلى السابع الآخر» قال: «ورأيت الناس يتحرون بالعق عنه يوم سابعه»

(ج: ٤، ص: ٣٣٢، ط: المكتب الاسلامی)

٣. وفی المستدرک للحاکم:

عن عطاء، عن أم كرز، وأبي كرز، قالا: نذرت امرأة من آل عبد الرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبد الرحمن نحرنا جزوراً، فقالت عائشة رضي الله عنها: «لا بل السنة أفضل عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة تقطع جدولاً، ولايكسر لها عظم فيأكل ويطعم ويتصدق، وليكن ذاك يوم السابع، فإن لم يكن ففي أربعة عشر، فإن لم يكن ففي إحدى وعشرين». هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ".

(ج: ٤، ص: ٢٢٦، رقم الحديث: ٧٥٩٥، كتاب الذبائح، ط: دار الكتب العلمية – بيروت)

٤. وفی اعلاء السنن:

أنها إن لم تذبح في السابع ذبحت في الرابع عشر، وإلا ففي الحادي والعشرين، ثم هكذا في الأسابيع".(ج: ١، ص: ١١٧، باب العقيقه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

٥. وفيه ايضاً:

يستحب الاكل منها والاطعام والتصدق كما فى الاضحية

(ج: ١٧، ص: ١١٨، ط: ادارة القرآن)

٦. وفی الشامية:

يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الأئمة الثلاثة بزنة شعره فضة أو ذهبا ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي، أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي، وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا واتخاذ دعوة أو لا، وبه قال مالك. وسنها الشافعي وأحمد سنة مؤكدة شاتان عن الغلام وشاة عن الجارية غرر الأفكار ملخصا،.(ج: ٦، ص: ٣٣٦، ط: دار الفكر)

٧. وفی مرقاة المفاتيح:

"وأما الغلام فيحتمل أن يكون أقل الندب فى حقه عقيقة واحدة وكماله ثنتان، والحديث يحتمل أنه لبيان الجواز فى الاكتفاء بالأقل".(ج: ٧، ص: ٢٦٨٩، ط: دار الفكر)۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

العبد الضعيف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

١٤٤٢/٠٦/٠٥

٢٠٢١/٠١/١٩

الجامعة الاشرفية دار الافتاء

دار الافتاء الجامعة الاشرفية رقم الافتاء: 127/29 التاریخ: 19-1-21

الجواب صحیح

شاہد حسین

الجواب صحیح

محمد حامد

19-1-2021